رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے للعہ

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو فاروق منزل قادیان سے چھپکر شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر میر قاسم علی

# فاروق

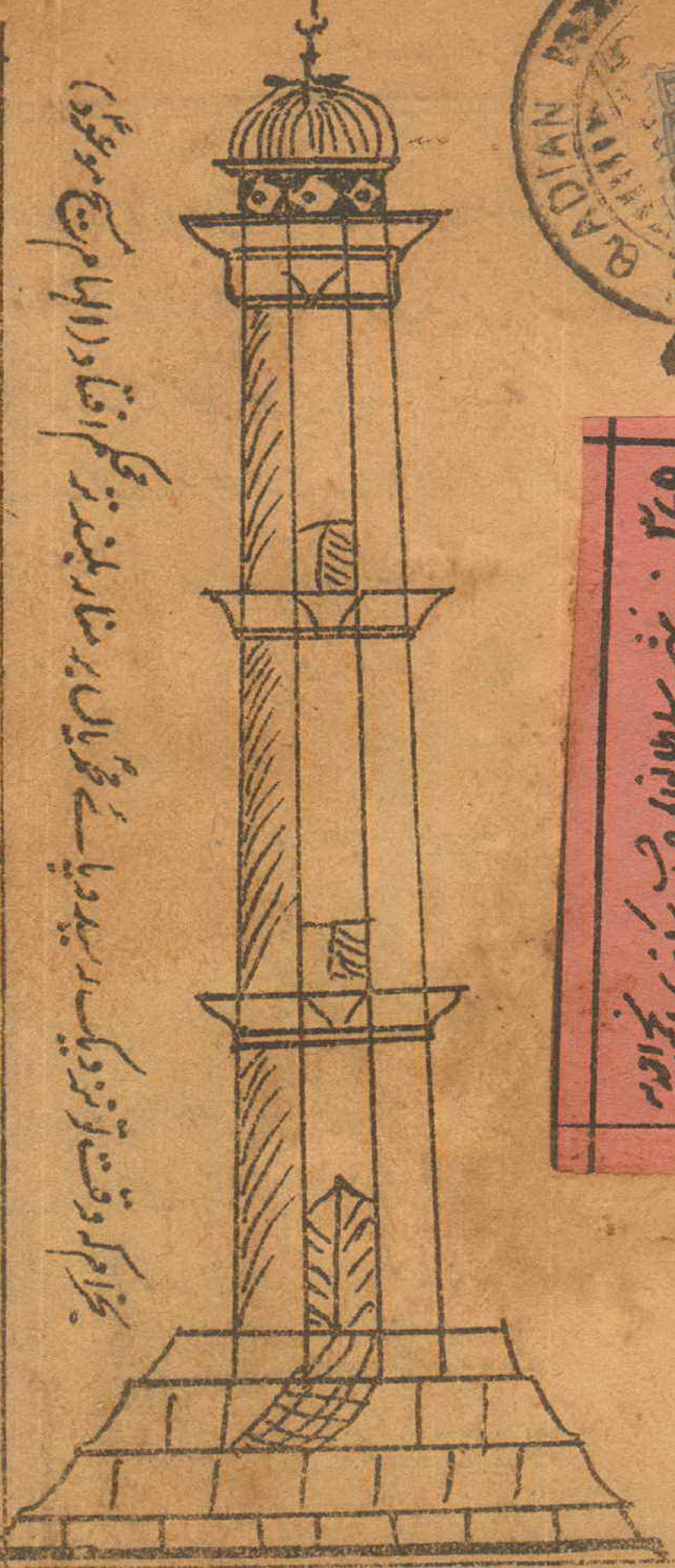

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد (۱۰) | مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۵-۲۶

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بغرض تبدیل آب و ہوا پٹھان کوٹ کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہیں (۲) حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت نواب صاحب قبلہ کے خاندانوں میں ہمہ نوع خیریت ہے الحمد للہ (۳) خاکسار ایڈیٹر فاروق حسب اطلاع سابقہ جلسہ ہاٹی نوشہرہ۔ پشاور۔ مردان میں ۱۷ ستمبر کو گیا تھا اور ۸ اکتوبر کو فائز المرام بخیریت تمام واپس حاضر دار الامان ہوا۔ اور آکر اخبار جو کہ ۶-۱۳ اکتوبر کا نہیں تیار ہوا تھا۔ تیار کر کے ہر دو ہفتہ کا پرچہ طبع کرا کر شائع کر دیا۔ الحمد للہ علی ذالک اب میں امرتسر حسب طلب غیر احمدی اصحاب دو تین دن کیلئے جانیوالا ہوں۔ صرف اخبار کیوجہ سے ٹھہر گیا۔ ورنہ امرتسری احباب نے راستہ میں ہی روکنا چاہا تھا۔ اور پھر جمعہ کو قادیان لینے کیواسطے ایک دوست امرتسر سے آئے۔ (۴) الحمد للہ کہ فاروق کی ششماہی اول بخیر و خوبی باقاعدہ اور ٹھیک وقت پہ گذشتہ پرچہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۵ء کے ساتھ ختم ہو گئی۔ یہ پرچہ ششماہی دوم کا پہلا اور دوسرا نمبر ہے۔ جن احباب نے صرف دو روپیہ چندہ ششماہی ادا کیا ہوا ہے۔ انکے نام اور جن دوستوں کے ذمہ ششماہی اول کا بقایا چندہ ہے اور انکے نام دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ بار وی پی کئے گئے۔ لیکن انہوں نے واپس فرما دیئے۔ ان سب کے نام بھی ۲۷ اکتوبر کا پرچہ انشاء اللہ وی پی ہو گا۔ اگر احباب کفایت چاہیں۔ تو بذریعہ منی آرڈر اپنی اپنی قیمت ارسال کر دیں۔ وی پی کے محصول کی بچت ہو جائیگی اور جو ابھی لینے کے واسطے تیار نہ ہوں۔ وہ بواپسی مطلع فرما دیں۔

## حقیقی تبلیغ کا جوش

(از شیخ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان)

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا
احمدیت ہی کا اب نام دوبالا ہو گا
ذکر جس جا پہ مسیحائے زماں کا ہو گا
کوئی برباد و ذلیل اور کوئی رسوا ہو گا
احمدی نام کو جس شخص نے پایا ہو گا
اے مخالف ترے حیلوں سے بھلا کیا ہو گا
حضرت احمد موعودؑ نے یہ لکھا ہے
احمدی جو نہیں ہوتا۔ وہ ہے دل کا مردہ
پیشگوئی ہے یہ مامور خدا کی پیارو
دشمنی تیری یہ اے غیر مبائع تجھ کو
ہو تے مقصور ہیں اللہ کے بندے مقبول
دیکھ لینا یہ عجب کام کرے گا یارو
دشمن حق تجھے اسوقت کھلے گا یہ راز
کوئی دیوانہ بنے گا کوئی شیدا ہو گا۔
کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہو گا۔
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا۔
شغل تبلیغ میں مصروف ہمیشہ ہو گا۔
احمدیت کا نہ اک بال بھی بینکا ہو گا
اس جماعت کا ہر اک ملک میں چرچا ہو گا۔
اسمیں داخل جو کوئی ہو گا۔ وہ زندہ ہو گا
جانشین بعد مرے اک مرا بیٹا ہو گا۔
یاد جب آئیگی جب غرق سفینہ ہو گا
کامیابی میں نہ انجام تمہارا ہو گا۔
اسکی تبلیغ کا ہر ملک میں چرچا ہو گا۔
جبکہ موعود پسر مصلح دلہا ہو گا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور منتظم شخص ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

**لائبریری ہوتی۔** ۵/ اکتوبر کو جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ ۶/ کی صبح کو ہم عالیجناب آنریبل میجر نواب محمد اکبر خان صاحب چیف آف ہوتی کی ملاقات کو گئے۔ جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ نواب صاحب ممدوح ایک روشن خیال بیدار مغز۔ وسیع الاخلاق۔ علوم مغربی کے بڑے عالم اور بیرسٹری کا ڈپلومہ حاصل کئے ہوئے نوجوان شہ زور خوبصورت۔ عالی حوصلہ اور مہمان نواز رئیس ہیں۔ عام رؤساء و امراء کی طرح کاہل۔ نا عاقبت اندیش۔ بد اخلاق۔ فضول خرچ اور شائق راگ و رنگ نہیں۔ بلکہ بڑے ذی علم اور علم دوست ہیں۔ آپ بے دولت نواب نہیں ہیں۔ خدا کے فضل سے کروڑ پتی دولت مند اور اسمبلی کے ممبر گورنمنٹ میں معزز اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز اور نیکنام شہرت یافتہ ہیں۔ آپ کے در دولت پر جب ہم حاضر ہوئے۔ تو آنجناب فوراً باہر تشریف لے آئے۔ اور ہم سب کو نہایت احترام اور عزت سے مصافحہ کر کے بٹھلایا۔ فروٹ اور چار کی دعوت دی۔ اس کے بعد ہماری استدعا پر اپنی لائبریری دکھانے کے واسطے ہمارے ساتھ ہوئے۔ اور بڑے اخلاق سے کل لائبریری دکھاتے رہے۔ آپنے ہزارہا روپیہ کے صرف سے ایک لاجواب اور عالیشان لائبریری قائم کی ہے۔ جس میں بڑی بڑی نایاب اور قیمتی کتب یونانی انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ ہندی۔ ہر مذہب و ملت کی خرید کر عمدہ جلد بندی کرا کر نفیس شیشے کی الماریوں میں رکھی ہیں۔ اور لائبریری کی عمارت بھی نہایت شاندار ہے۔ آپکا دن رات کا شغل سوائے علمی ذخیرہ کے جمع کرنے اور خود ان سے مستفید ہونے کے اور کچھ نہیں۔ آپ مجسٹریٹ بھی ہیں۔ میجر بھی ہیں۔ آنریبل ممبر اسمبلی بھی ہیں نواب بھی ہیں۔ رئیس بھی ہیں۔ بایں ہمہ اوصاف نہایت منکسر المزاج اور مہمان نواز عالی ظرف ہیں۔ آپنے اپنی وہ عالی شان عمارت دکھائی جو جناب کے بزرگان خاندان نے تعمیر کرائی تھی جس کے ایک حصہ میں لائبریری ہے۔ وہ عمارت ایک قلعہ سنگین کا حکم رکھتی ہے۔ غالباً ۷۵ کمرے بڑے بڑے وسیع اور ایک پائین باغ اور ایک بڑا وسیع صحن اسمیں ہے۔ جو بالکل خالی پڑا ہے۔ جناب ممدوح نے اپنے اخلاق کریمانہ سے فرمایا۔ کہ جب آپ یہاں آئیں مجھے ایک تار دیدیں اسی مکان میں ٹھیریں۔ اسجگہ اپنے جلسے جتنے دن چاہیں کریں۔ میں تار پہنچتے پر تمام مکان کو آراستہ کرا کر جلسہ کیلئے سب سامان سجا کر شامیانے لگوا کر مکمل کرا دونگا۔ اور ہر طرح سے آپکی امداد کرونگا۔ اس فراخ حوصلگی سے آپنے ہمیں اپنا زیر بار احسان اور اسقدر مشکور و ممنون فرمایا۔ کہ سوائے دعا خیر کے ہم اسکا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپکے اخلاص۔ ارادے۔ دین اور دنیا۔ جاہ و حشمت۔ ثروت و دولت۔ صحت و زندگی۔ آل و اولاد میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی بخشے۔ آمین اور آپکو اپنے عباد الرحمٰن میں داخل فرما دے۔ آپکو فراہمی کتب کی اسقدر دھن ہے۔ کہ ہر ایک ملاقی سے آپ کتب نایاب و دیگر جدید کتب جو اسوقت تک آپکی لائبریری میں موجود نہ ہوں کے متعلق استفسار فرماتے اور نام و پتہ معلوم کر کے فوراً منگوانیکا حکم دیدیتے ہیں۔ چنانچہ ہم سے بھی آپنے ہندو مذہب۔ سکھ مذہب۔ آریہ مذہب کے تمام کتابوں کے نام اور پتہ دریافت فرما کر اپنے اہلکار کو نوٹ کرا دیئے۔ کہ جلدیہ تمام کتب منگائی جاویں۔ اور اسطرح آپنے قریباً دو گھنٹے سے زائد ہمارے لئے اپنے اوقات گرامی صرف کئے اور گیارہ بجے ہم جناب کی خدمت سے رخصت ہو کر جناب ممدوح کی جدید آبادی ہوتی کو دیکھنے گئے۔ ہوتی کو دیکھ کر لاہور کی انارکلی اور دہلی کا چاندنی چوک آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ نہایت وسیع بازار۔ اور طویل خوبصورت سلسلہ دوکانات دیکھا۔ جس میں بڑے بڑے تاجر لاکھوں کا مال رکھے ہوئے ہیں۔ ہر اقسام اور ضروریات انسانی کے سامان کی دوکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ بازار پُر رونق آبادی خوش نما۔ سلسلہ خرید و فروخت ہر دوکان پر جاری جس سے اندازہ ہوتا تھا۔ کہ غیر معمولی طور پر ایک چھوٹے سے دِہ کو نواب صاحب موصوف نے اپنی حسن تدبیر سے کلکتہ اور بمبئی کا جواب بنا دیا ہے۔

ایسی رونق دار ایسی خوبصورت وسیع اور پختہ دوکانیں اور کشادہ بازار بڑے بڑے شہروں میں بھی میں نے کم دیکھا ہے۔ اس آبادی کو دیکھ کر نواب صاحب ممدوح کی قابلیت اور رفاہ عام کے کاموں میں اوقات بسری کرنے کا ہر ایک ناظر نوارد کو پتہ لگ جاتا ہے۔

نواب صاحب قبلہ کی قدمبوسی سے فارغ ہو کر ہم اخی المکرم میرزا میر اکبر صاحب احمدی کے مکان واقعہ ہوتی پر گئے۔ جہاں خاکسار نے مرزا صاحب مرحوم کے صاحبزادے محمد سعید رضی اللہ عنہ کی ماتم پرسی کرنی تھی۔ مرزا صاحب کو خدا نے ایک صابرانہ دل عطا فرمایا ہے۔ کہ باوجود ایسے صدمہ جانکاہ کے کہ محمد سعید جیسا بیٹا جو ایم۔ اے ایل ایل بی کلاس علی گڑھ میں پڑھتا۔ اور عنقریب فارغ التحصیل ہو کر والدین کی تمناؤں کو پورا کرنے والا بنتا یکایک۔ فوت ہو جائے اور والدین کو خدا کے فضل سے وہ استقلال اور استقامت اور صبر حاصل ہو۔ جو قابل رشک ہے۔

مرزا صاحب موصوف کا اب ایک ہی بچہ ہے۔ جو ہنوز بہت چھوٹا اور پرائمری میں پڑھتا ہے۔ اس کے واسطے سب احباب نے درد دل سے دعا کی۔ مرزا صاحب نے نہایت اخلاص سے ہمیں دعوت چار وغیرہ دی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ان صابر والدین کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرما کر محمد سعید کے داغ مفارقت کو دھو ڈالے۔ آمین۔ ثم آمین:-

ان سب ملاقاتوں اور سیر ہوتی سے فارغ ہو کر واپس قیام گاہ پر پہنچے۔ اور تین بجے مردان سے ریل پر سوار ہو کر نوشہرہ جا اترے۔ (والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

## آیات الٰہیہ بجواب شہادات ثنائیہ

(۳)

### پہلی شہادۃ ثنائی اور اسکا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے سب سے پہلی شہادت اوس متفق علیہ... حدیث کی بناء پر پیش کی ہے۔ جو مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پر مبنی بخاری و مسلم نے بالفاظ ذیل روایت کی ہے:۔

عن ابی هریرة قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة الحدیث۔ (بخاری ومسلم)

اس ساری حدیث کو لکھ کر امرتسری اہلحدیث نے تحریف معنوی کر کے اسکا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ

"ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ پاک کی بہت جلد ابن مریمؑ منصف حاکم ہو کر تم میں اُتریں گے۔ پھر وہ عیسائیوں کی صلیب کو (جس کو وہ پوجتے ہیں اُسے) توڑ دینگے۔ اور خنزیر (جو خلاف حکم شریعت عیسائی کھاتے ہیں۔ اس) کو قتل کرائیں گے۔ اور کافروں سے جو جزیہ لیا جاتا ہے۔ اوسے موقوف کر دینگے۔ اور مال بکثرت لوگوں کو دینگے۔ یہاں تک کہ کوئی اوسے قبول نہ کریگا۔ لوگ ایسے مستغنی اور عابد ہونگے۔ کہ ایک ایک سجدہ انکو ساری دنیا کے مال متاع سے اچھا معلوم ہوگا۔ (حدیث کے یہ الفاظ سُنا کر) ابوہریرہؓ کہتے تھے۔ تم اس حدیث کی تصدیق قرآن مجید میں چاہتے ہو۔ تو یہ آیت پڑھ لو۔ ان من اهل الکتاب آخر تک"۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰیؑ کے اُترنے کے وقت کُل اہل کتاب اُنپر ایمان لے آویں گے" (بلفظہٖ ص)

### مولویصاحب کا استدلال اور ہمارا جواب

اس حدیث کو نقل کر کے مولوی صاحب نے اپنی شہادت بطور استدلال اس طرح پیش کی ہے۔ کہ

"یہ حدیث اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح کی محتاج نہیں۔ صاف لفظوں میں حضرت عیسٰیؑ موعودؑ کو منصف حاکم یعنی بادشاہ قرار دیا ہے۔ اور مرزا صاحب کو یہ وصف (بادشاہی) حاصل نہ تھا"

(پہلی شہادت ختم)

مولویصاحب نے حَکَم عدل کا ترجمہ منصف حاکم لکھا ہے جسے استدلال میں بادشاہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جو مولوی صاحب نے اپنی طرف سے پیش کیا ہے۔ منشائے کلام و متکلم سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی.... کہ مسیح موعودؑ کا حکم عدل کی صفت... سے متصف ہونا ظاہری بادشاہی اور سیاست ملکی کو بھی مستلزم ہے۔ کیونکہ حَکَم عدل کی صفت کے موصوف کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ اوسے ظاہری سلطنت اور بادشاہی بھی حاصل ہو۔ اسلئے کہ جب حَکَم عدل کی صفت کا فائدہ تنازعات کے درمیان فیصلہ کی صورت میں ہے۔ تو اگر یہ صفت بادشاہ غیر میں بھی پائی جائے گی۔ تو وہ بھی حَکَم عدل کی صفت سے متصف ہو سکتا ہے۔ اور حَکَم عدل کہلا سکتا ہے۔

حضرات انبیاء حضرت یحیٰی اسرائیلی نبی تھے۔ اور توراۃ کے ماتحت شریعت موسویہ کے خادم تھے۔ لیکن جب وہ بھی بحکم آیت انا انزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم بها النبیون وراثت کے ساتھ فیصلہ کرنے سے حَکَم عدل کی صفت سے متصف ہوتے ہیں۔ تو کیا ظاہری حکومت اور سیاست کے نہ ہونے سے مولویصاحب انکو برخلاف منشائے آیت حَکَم عدل تسلیم نہیں کرینگے۔

باقی رہا کسر صلیب کا کام سو اس سے بھی سلطنت اور سیاست ثابت نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ شراح حدیث نے کسر صلیب کے معنے "ابطال دین نصرانیت" کے لئے ہیں۔ جن سے ہماری تائید ہوتی ہے جس کے متعلق انشاء اللہ نمبر ۴ میں علیحدہ ہی بصورت جواب کچھ عرض کیا جاویگا۔

اور قتل خنزیر کا ترجمہ مولویصاحب نے لکھا ہے۔ "خنزیر جو خلاف حکم شریعت عیسائی کھاتے ہیں اسکو قتل کرائیں گے"

یقتل کا ترجمہ قتل کرائیں گے لکھنا بھی صریح تحریف اور مولوی صاحب کی فاضلانہ شان علم کا بین ثبوت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خیال میں دنیا میں مولوی ثناء اللہ ہی وہ پہلا انسان ہے جسنے یقتل کا ترجمہ قتل کرائیں گے لکھا ہے۔ اور یہی وہ تحریف ہے جس کی وجہ سے یہود مردود کو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے ارشاد کے ماتحت مذموم اور ملوم قرار دیا گیا۔ لیکن مولویصاحب نے لتتبعن سنن من قبلکم کی پیشگوئی کے مطابق یہود کی مماثلت کو شبراً بشبراً پورا کر دکھایا۔ مولوی صاحب کی غرض اس تحریف معنوی سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ خنزیروں کو قتل کرنا چونکہ بظاہر مکروہ کام نظر آتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ اسے خود بذاتہ نہیں کرینگے۔ بلکہ یہ کام دوسروں سے کرائیں گے۔ لیکن خنزیر جس خبث کی وجہ سے مکروہ ہے۔ صلیب کا خبث تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ خنزیر کا باوجود خبث رکھنے اور حرام ہونے کے اضطراری حالت میں کھا لینا شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن صلیب کا خبث جو شرک کے معنوں میں پایا جاتا ہے جس کی نسبت ان الشرک لظلم عظیم اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کا قطعی حکم وارد ہے۔ اور جو سب گناہوں سے بڑا گناہ اور ظلم عظیم اور نا بخشا جانے کے قابل ہے۔ اور جو مقابلۃً خنزیر کے خبث سے بڑھ کر ثابت ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کے متعلق یہ پسند نہیں کیا۔ کہ اس کا کام بھی جو مکروہ بلکہ خنزیر سے بھی بڑھ کر مکروہ ہے۔ دوسروں سے کرائیں۔ بلکہ اس کے متعلق ترجمہ میں یوں لکھا ہے۔ کہ "صلیب کو توڑ دینگے"۔

چاہیئے تھا۔ کہ مولوی صاحب نے اگر بوجہ کراہت خنزیر یہ تحریف کو یقتل کے ترجمہ میں اختیار کیا۔ تو یہی کراہت بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کراہت کسر صلیب یعنی صلیب کے توڑنے میں بھی آپ کے متعلق متصور ہو سکتی ہے۔ یہاں توڑنے کی جگہ توڑ دانا کا مشتق کیوں ترجمہ میں استعمال نہ کیا۔ شاید مولویصاحب بھول گئے۔ خیر آئندہ سہی۔ مولویصاحب سنیئے! اصل بات یہ ہے کہ قتل خنزیر سے مراد اس مکروہ جانور کا قتل نہیں۔ جسے سؤر کہتے ہیں۔ بلکہ قتل خنزیر سے مراد وہ خنزیر ہے۔ جس کو دوسری حدیث کے لفظوں میں قتل دجال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور جیسے حدیث نقل کردہ میں لفظ خنزیر کا اختیار کیا ہے۔ دوسری حدیث میں جو دجال اور اس کے قتل کا ذکر ہے۔ اور جو مختلف کتب حدیث میں پائی جاتی ہے۔ دیکھو صحیح مسلم وغیرہ۔ وہاں قتل کے لئے لفظ دجال کو اختیار کیا ہے۔ اور چونکہ دجال کا فتنہ سب فتنوں سے بڑھ کر بتایا گیا ہے۔ اور قرآن کریم میں انسانوں کو ہاں شریر انسانوں کو ارشاد وجعل منہم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت کے ماتحت علاوہ بندر اور بندۂ طاغوت قرار دینے کے خنازیر بھی قرار دیا ہے۔ اور اس ارشاد کے رو سے جب دجال کے فتنہ سے کم فتنہ والے لوگوں کو خنزیر کہا گیا ہے۔ تو دجال جو فتنہ کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے۔ وہ تو خنزیر کہلانیکا اور بھی مستحق ہوگا۔

پس یقتل الخنزیر کے معنے منشائے حدیث کے رو سے صحیح طور پر یہ ہوئے۔ کہ مسیح موعودؑ خنزیر صفت لوگوں کو قتل کریگا اوّل دعا کے حربہ سے جو آسمانی حربہ ہے جیسے ڈوئی امریکن جو سیدنا حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں آپؑ کی دعا کے حربہ سے ہلاک کیا گیا۔ اور آپ ہی کی دعا سے پگٹ لنڈن میں اور لیکھرام وغیرہ پنجاب میں قتل کئے گئے۔ اور ایسا ہی آپ کے مخالفوں کی دلائل اور آیات بینات سے ہلاکت۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

صف دشمن کو کیا ہمنے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہمنے

علاوہ اس کے ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً کے معیار رسالت کے رو سے طاعون اور زلازل وغیرہ عذابوں سے کفار کا ہلاک کیا جانا لیکن قتل خنزیر کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے خصوصیت سے اس پیشگوئی کو ڈوئی امریکن پر چسپاں کیا ہے۔ اور چونکہ عیسائی قوم کو خنزیر کھانے کے ساتھ خاص طور سے تعلق ہے۔ اس لئے خنزیر سے مراد ان معنوں کے لحاظ سے بھی ڈوئی ہی ہے۔ پس قتل خنزیر کو ڈوئی سے مخصوص فرمانا بالکل بجا اور درست ہے۔ اور مولویصاحب کا حضرت ابوہریرہؓ کے پیش کردہ حوالہ آیت سے جو انہوں نے تائید حدیث میں پیش کیا حضرت مسیح اسرائیلی کو زندہ سمجھنا یا اس سے مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی مراد لینا بالکل خلاف مفہوم حدیث و خلاف منشائے متکلم ہے۔

اوّل۔ اسلئے کہ جب قرآن کی قریباً تیس آیات اور حدیث لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین الخ اور حدیث عاش عشرین ومائۃ سنۃ وغیرہ کے رو سے حضرت مسیح اسرائیلی فوت شدہ ثابت ہیں۔ اور آنیوالا مسیح موعود ارشاد امامکم منکم کا مصداق ہونے سے امت محمدیہ کا ایک فرد ہے۔ تو اس صورت میں مولوی صاحب کا اس جگہ مسیح سے مسیح محمدی کی جگہ مسیح اسرائیلی لینا بالکل غلط اور تحکم محض ہے۔

دوسرے اسلئے کہ اگر آیت ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ کو کہ جس کی ضمیر بہ کا مرجع بعض مفسرین نے خدا تعالیٰ کو اور بعض نے آنحضرتؐ کو قرار دیا ہے۔ دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری اور قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع بلحاظ قرائت ثانیہ یعنی قبل موتہم اہل کتاب ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جس کی بنا پر آیت کے یہ معنے سمجھنا۔ کہ سب کے سب اہل کتاب قبل از قیامت کبھی کسی زمانہ میں حضرت مسیح اسرائیلی پر ایمان لائینگے۔ صحیح نہیں۔ پھر اس لئے بھی کہ بہت سے اہل کتاب کا نزول آیت کے بعد بغیر ایمان لانے کے مرنا منافی معنے حصر ہونے سے ان معنوں کی تغلیط کرتا ہے۔

تیسرے اسلئے کہ قرآن کریم میں مسیح اسرائیلی کی نسبت جہاں چار وعدے فرمائے گئے وہاں آخری اور چوتھا وعدہ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے الفاظ میں بیان کر کے اسبات کو بتا دیا ہے کہ مسیح کے متبعین اور مسیح کے کافر دونوں فریق قیامت تک رہیں گے۔ صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ متبعین غالب رہیں گے۔ اور کافر مغلوب۔

اب اگر آیت ان من اھل الکتاب کے معنے یہ لئے جائیں۔ کہ سب کے سب اہل کتاب قیامت سے پہلے پہلے مسیحؑ پر ایمان لائیں گے۔ تو یہ معنے آیت وجاعل الذین اتبعوك کے صریح مخالف ہونے سے غلط ثابت ہوتے ہیں۔

پس مولوی صاحب کا الفاظ حدیث سے حضرت ابو ہریرہؓ کی پیشکردہ آیت سے مسیح اسرائیلی اور اس کی آمد ثانی کو سمجھنا وجوہ متذکرہ بالا کے رو سے غلط اور ناقابل تسلیم ثابت ہوتا ہے۔ اور اصل حقیقت جو وجوہ متذکرہ بالا کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح معنوں کے لحاظ سے ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ نے آیت ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا۔ کو حدیث کے ذیل جن معنوں کے لحاظ سے پیش کیا ہے۔ وہ مسیح اسرائیلی کی حیات اور آمد ثانی کے لحاظ سے پیش نہیں کیا۔ بلکہ آیت پیش کردہ کے آخری فقرہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا کے معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسیح اسرائیلی کی وفات کے ثبوت کو پیش کیا ہے۔ اسطرح پر کہ آخری فقرہ آیت کے معنے ہیں۔ کہ مسیحؑ قیامت کے دن ان اہل کتاب پر شہید ہوگا۔ جیسا کہ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں آیت کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی الخ کے الفاظ میں اس شہادت کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا قطعی ثبوت ہے۔

پس حضرت ابو ہریرہؓ کا حدیث کے ذیل میں آیت موصوفہ کا پیش کرنا ان معنوں میں تھا۔ آنحضرتؐ کا حدیث میں آنے والے مسیح کی نسبت امامکم منکم فرما کر اسے مسیح محمدیؐ قرار دینا بالکل بجا اور درست ہے۔ اسلئے کہ جب آیت ان من اھل الکتاب کے آخری فقرہ یعنے ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی اب دنیا میں آکر شہادت دینے والے نہیں ہونگے۔ بلکہ انکا شہید ہو کر شہادت دینا صرف قیامت کو ہی ہوگا جس سے حضرت ابوہریرہؓ حضرت مسیحؑ کی وفات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اور جس سے حدیث کی تائید ان معنوں میں کر رہے ہیں۔ کہ جب مسیح اسرائیلی آیت موصوفہ کے رو سے فوت ثابت ہوتے ہیں۔ اور اس آیت کے نزول کے بعد قیامت سے پہلے پہلے انکا شہادت کے لئے آنا ناممکن ہے۔ تو اب مسیح اسرائیلی کی وفات کے ساتھ وہ حدیث والی بات کی تائید اور تصدیق ہوگئی۔ کہ آنے والا مسیح امامکم منکم کا مصداق ہونے سے مسیح محمدیؐ ہی ہوگا۔ نہ مسیح اسرائیلی۔

فحق ما قیل ولا یخفیٰ

---

# غُسلِ جنابت کی ضرورت

(از چودہری محمد شاہنواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم)

هم نہیں سمجھتے۔ کہ اس نئی روشنی کے زمانہ میں جب کہ جسمانی صفائی کی طرف بہت زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔ کسی شخص کے دل میں یہ اعتراض پیدا ہو کہ اسلام نے غسل جنابت کو کیوں فرض کیا ہے۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جماع کے بعد غسل کیوں ضروری ہے۔ اور صرف مخصوص اعضاء کا دھونا کیوں کافی نہیں۔ غسل جنابت کی حکمت بالکل عیاں ہے۔ اور اس کے فوائد بیشمار ہیں۔ اس لئے اُن نوجوانوں کے دلوں میں ایسے خیالات آنے کی وجہ یہ تو ہو نہیں سکتی۔ کہ وہ جسمانی صفائی کو پسند نہیں کرتے۔ ہاں یہ ایک شیطانی وسواس ضرور ہے جو کمزور لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یہ لوگ سردیوں کے دنوں میں ٹھنڈے غسل سے بچنے کے لئے اس قسم کے حیلے تراش لیتے ہیں۔ فرقہ اناث میں یہ خیال زیادہ رائج ہے۔ کیونکہ سرد موسم میں سر کے بالوں کا دھونا اور پھر خشک کرنا بلا کا سامنا ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض عورتوں کا خیال ہے۔ کہ غسل جنابت میں سر کے بالوں کو تر کرنا ضروری نہیں۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس غسل میں ایک ایک بال کی جڑھ کا تر ہونا ضروری ہے۔ (ہاں گندھے ہوئے بالوں کا کھولنا ضروری نہیں) اور سر پر تین بار پانی ڈالنا فرض ہے۔ جیسی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بال بال کے نیچے نجاست ہے۔

صرف اسلام نے اسے مذہبی } یوں تو ہر ایک
فرض قرار دیا ہے۔ } صفائی پسند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماع کے بعد غسل کرتا ہے۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ کسی مذہب نے غسل جنابت کو مذہبی فرض قرار نہیں دیا۔ اور اسلام اس لحاظ سے دیگر ادیان سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ اس نے غسل جنابت کی ضرورت۔ اس کی اہمیت اور فوائد کو سمجھکر اوسے مذہب میں داخل کر لیا ہے۔ دیگر مذہب کے لوگوں کا غسل کرنا انکے مذہب کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ انکا مذہب اس بارے میں خاموش ہے۔ بلکہ ان کا یہ طرز عمل یا تو زمانہ کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ یا اس خیال کو دوسرے لوگوں سے چُرایا گیا ہے۔ جیسا کہ بعض ہوشیار لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کے خیالات کو چرا کر اپنے مذہب کی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں صحیح فیصلہ اسی اصل کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ جو اس زمانہ کے مامور و مُرسل حضرت احمدؑ نبی اللہ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ کہ ہر مذہب کے وکیل اپنے مذہب کی طرف جو امر منسوب کریں اس کا ثبوت وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔ اس مضمون میں انشاء اللہ غسل جنابت کی ضرورت اور اس کے فوائد پر مبسوط بحث کی جاوے گی اور ثابت کیا جائیگا۔ کہ اسلام کا یہ حکم بے شمار فوائد اور حکمتوں پر مبنی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم غسل جنابت کے فوائد پر غور کریں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماع کا بعض ضروری اعضاء پر اثر کا مطالعہ کیا جائے۔ جماع کا اثر زیادہ تر اعضائے رئیسہ پر پڑتا ہے۔ یعنے دل۔ دماغ۔ اور پھیپھڑے۔ مگر ہم مضمون کی وضاحت کے لئے اعضائے مخصوصہ اور جلد پر بھی اس کے خاص اثرات کا مطالعہ کرینگے۔

**جماع کا مختلف اعضاء پر اثر۔** فعل جماع کوئی معمولی جسمانی حرکت نہیں۔ کیونکہ اس کے سرانجام دینے کے لئے بہت سے نازک اعصاب اور پٹھے متعین ہیں۔ اور دماغی طاقت کا اس فعل سے خاص تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرت جماع یا جلق وغیرہ سے دماغ کو سخت ضعف پہنچتا ہے۔ دماغ کے علاوہ نخاع یعنے حرام مغز میں پیٹھ کے مقابل ایک اور عصبی مرکز فعل جماع کا رکھا گیا ہے جس پر دماغ کا تصرف ہے۔ اور اسی کے حکم سے تمام عضلات اور اعصاب کو حرکت دی جاتی ہے۔ عضو مخصوص میں انتشار دم بھی اسی مرکز سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں باریک شرائین اور اوردہ تحفظ کو قائم کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ غرضیکہ فعل جماع عجیب اسرار سے پُر ہے۔

**جماع کا دماغ اور اعصاب پر اثر** فعل جماع کا سارا انحصار عصبی طاقت پر ہے اور اس فعل میں بہت سی دماغی طاقت خرچ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماع کے بعد اعصاب کو ضعف اور دماغ کو صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ جسم بھی کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اور پٹھوں میں سُستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔ اعصاب کی حس کم ہو جاتی ہے۔ اور نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ (یہ بھی دماغی ضعف کے باعث ہوتا ہے) دماغی ضعف مختلف طبائع میں کم و بیش ہوتا ہے۔ اور اسکا دماغی کیفیت پر انحصار ہے۔ بعض لوگ اس ضعف کو بہت کم محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک رات میں اس فعل کو کئی بار کر سکتے ہیں۔ اور چنداں کمزوری محسوس نہیں کرتے۔ یہ ان کے دماغ کی کسی خاص بناوٹ کے سبب سے ہے۔ جس کا پورا علم ہم کو ابھی تک نہیں۔

اس کے برخلاف بعض طبائع دماغی ضعف بہت زیادہ محسوس کرتی ہیں۔ چنانچہ انکو ایک جماع کے بعد اسقدر کمزوری ہو جاتی ہے۔ کہ ہفتوں اس فعل کو دوہرا نہیں سکتے۔

جن لوگوں کا قلب ضعیف ہو انکو خاص طور پر صدمہ زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے واقعات دیکھے گئے ہیں کہ صحبت صحیحہ میں بعض لوگ انتہائی دماغی ضعف کی وجہ سے قلب کی حرکت یکدم بند ہو جانے سے پلنگ پر مردہ پائے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض کمزور دل اغلاق سے گرے ہوئے لوگ بازاری عورتوں کے گھروں میں مُردہ پائے گئے ہیں۔ مگر یہ دونوں استثنائی صورتیں ہیں۔ جو شاذ کے حکم میں آسکتی ہیں۔ اکثر لوگ ایسے ہیں جن کو ایک حد تک جماع کے بعد دماغی ضعف ضرور ہوتا ہے۔ اور جسم بھی تکان محسوس کرتا ہے۔ جس سے پٹھے سُست ہو جاتے ہیں۔ اور سونے کو جی چاہتا ہے۔

**قلب پر اثر** قلب بھی اس فعل کا اثر بہت قبول کرتا ہے۔ یہ کچھ تو اعضائے مخصوصہ میں انتشار دم کیوجہ سے اور کچھ دماغی ضعف کیوجہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جماع کے وقت دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ خون کا دورہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دباؤ بھی شرائین میں بڑھ جاتا ہے۔ مگر جماع کے بعد اس کے برعکس حالت ہو جاتی ہے۔ یعنے دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سُست ہو جاتی ہے۔ شرائین میں خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ کمزوری قلب جو دماغی ضعف کے سبب سے ہوتی ہے۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

**اعضائے مخصوصہ پر اثر** جوش شہوت کے وقت عضو مخصوص کے اعصاب عروقی میں تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے شرائین کا منہ چوڑا ہو کر عضو میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے عضلات سکڑ کر عضو کی باریک اوردہ کا منہ بند کر دیتے ہیں۔ جس سے وریدی خون واپس نہیں جا سکتا ہے۔ اور عضو کا اسفنجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مادہ انتشار دم کیوجہ سے پھولکر سخت ہو جاتا ہے۔ حشفہ کی حس بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ بھی اسلئے خون زیادہ بھر جانیکا نتیجہ ہوتا ہے۔ انزال کے بعد عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں جس سے اوردہ کا منہ کھل جاتا ہے۔ اور خون واپس چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر عضو مخصوص کی حس پوری طرح اپنی اصلی حالت پر نہیں آتی۔ اور خون کا کچھ حصہ حشفہ میں باقی رہتا ہے۔ چنانچہ اگر ذرا تحریک ہو جائے تو پھر انتشار کی حالت قائم ہو سکتی ہے۔ انتشار دم اور انزال میں بھی اعصابی طاقت خرچ ہوتی ہے۔ اور عضو مخصوص کے نازک پٹھوں۔ اعصاب۔ اسفنجی مادہ وغیرہ کو بھی صدمہ پہنچتا ہے چنانچہ بعض دفعہ زیادہ حرکت کرنے سے عضو درد محسوس کرتا ہے۔ اور اسفنجی مادہ پوری طرح خون کو واپس دھکیل نہیں سکتا۔ اسی طرح احلیل کے گرد جو چھلا سا ایک پٹھا ہوتا ہے۔ اس کو بھی صدمہ پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس مقام پر بھی بعض لوگوں کو درد محسوس ہوتا ہے۔ اور اس کی کمزوری سے بعض دفعہ منی کے قطرے احلیل کے اندر اٹکے رہتے ہیں۔ عضو مخصوص کے علاوہ۔ خصیے۔ اور غدہ پراسٹیٹ اور غدہ کوپر وغیرہ (جن کی رطوبت منی کو پتلا کرنے میں خرچ ہوتی ہے۔) میں بھی جماع کے بعد کچھ عرصہ اجتماع خون رہتا ہے۔

**جلد پر اثر** } جماع کا سارا دار و مدار جلد کی حس پر ہے۔ چنانچہ نعوظ اور انزال کے لئے پہلا محرک جلد کی حس ہی ہوتی ہے اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ اعضائے مخصوصہ کے اوپر جلد کا جو غلاف ہے۔ اس کی باریک ساخت دیگر مقامات کی جلد سے ملتی ہے۔ چنانچہ جوش شہوت کے وقت جلد کی طرف بالعموم اور عضو مخصوص کی طرف بالخصوص خون کا دورہ تیز ہو جاتا ہے۔ جلد گرم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی حس بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت معانقہ وغیرہ کی لذت زیادہ ہوتی ہے۔ اور گدگدی بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ عورتوں میں اسحالت میں ہاتھ کی ہتھیلی گدگدی کے اثر کو جلد قبول کرتی ہے۔ اور مردوں میں پیشانی اور پاؤں کے تلوں پر گدگدی کا اثر زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ جلد کے گرم ہونے سے عضو مخصوص میں تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمیوں میں خواہش جماع بڑھ جاتی ہے۔ اور گرم ملکوں میں لوگ بلوغت کو جلد پہنچتے ہیں۔ اس واسطے حکما بھی حاجت سے فارغ ہونے کے بعد گرم پانی سے طہارت منع کرتے ہیں۔ خون کے دورہ کے تیز ہو جانیکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جلد میں سے پسینہ اور دیگر فضلات نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سخت سے سخت سردی کے دنوں میں بھی پسینہ ضرور نکلتا ہے۔ جسم سخت گرمی محسوس کرتا ہے۔ اور بہت پیاس لگتی ہے۔

ان فضلات کے علاوہ تحقیقات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جوش شہوت کے وقت بالعموم اور انزال کے بعد بالخصوص جلد کی مساموں میں سے ایک رطوبت نکلتی ہے۔ جس کی بُو تیز ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت صنف نازک کے لئے ایک زبردست محرک ہوتی ہے۔ جس سے ان کے شہوانی جذبات بھی تیز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض ہوشیار اور تجربہ کار عورتیں سونگھ کر اس رطوبت کو محسوس کر لیتی ہیں۔ اور نہ صرف یہ خاص رطوبت انکی شہوت کو برانگیختہ کرتی ہے۔ بلکہ اسوقت جو پسینہ نکلتا ہے۔ اس میں بھی ایک حد تک یہی خاصیت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ پروفیسر ایلس لکھتے ہیں۔ کہ ناچ کرتے وقت بعض ہوشیار عاشق اپنی بغل میں رومال رکھ لیتے ہیں۔ اور جب پسینہ سے وہ رومال تر ہو جاتا ہے۔ تو اسکو آہستہ سے نکالکر اپنی معشوقہ کا منہ پونچھنے کے بہانے اس کی ناک پر رومال رکھ دیتے ہیں۔ اور اس پسینہ کو سونگھ کر اس کے شہوانی جذبات جلد بھڑک اٹھتے ہیں۔

عورتوں کی جلد سے بھی پسینہ اور بعـ[...] ایسی رطوبتیں نکلتی ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں [...] جن کو اعضائے مخصوصہ کی حس حد سے زیاد[ہ] بڑھ جانے کیوجہ سے جنون عشق کا عارضہ ہو جا[تا ہے] انکے جسم سے ایک تیز بودار رطوبت نکلتی [ہے] جس کی بُو بکرے کی اس رطوبت سے ملتی [ہے] جو اس کے جسم سے جوش شہوت کیوقت نکلتی [ہے] اسی طرح شہوت مزاج اور شہوت پرست [...] لوگوں کی جلد سے بھی ایسی ہی بودار رطوبت نکلـ[تی] ہے۔

**متفرق اعضاء پر اثر** } (الف) اعضا[ئے] تنفس۔ جوش شہوت کے وقت سانس کی حرکت تیز ہو جاتی [ہے] اور انزال کے بعد سانس مدھم پڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سانس کی ہوا کے رستہ ایک رطوبـ[ت] نکلتی ہے۔ جس کی بُو جلد کی اس رطوبت سے ملتی ہے۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ عورتوں میں بھی جوش شہوت کے وقت ایک رطوبت سانس کے رستہ نکلتی ہے۔ جس کی بُو کلوروفارم سے ملتی ہے۔ واضح ہو کہ اسی قسم کی رطوبت عورتوں کی جلد اور سانس سے ایام حیض میں نکلتی ہے۔

(ب) آنکھ۔ آنکھوں میں خون بھر جاتا ہے جس سے آنکھ قدرے سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے۔ انزال کے بعد حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

(ج) حلق۔ گلا وغیرہ۔ جوش شہوت کے وقت گلا اور حلق خشک ہو جاتا ہے۔ لعاب دہن گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اور پیاس محسوس ہوتی ہے۔

**غسل جنابت کے فوائد** } جماع کے مختلف اعضاء پر اثرات کا مطالعہ کر کے آپکو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ فعل جماع کے اعضائے رئیسہ پر بالخصوص اور دیگر اعضاء پر بالعموم کیسے اہم اثرات ہیں۔ جن کا نتیجہ عموماً ضعف اور کمزوری ہوتا ہے۔ ان اثرات کو مدنظر رکھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے اب ہم غسل جنابت کی ضرورت اور اس کے فوائد پر غور کرتے ہیں۔

(۱) غسل جنابت کا ایک فائدہ تو بالکل عیاں ہے کہ اس سے جسمانی صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ کون اس بات کو پسند کرتا ہے جب اسکا جسم پسینہ سے تر ہو۔ اور جسم کے بعض مقامات پر منی کے داغ بھی لگے ہوں۔ کہ وہ جسم کو پاک و صاف کرنے کے لئے غسل نہ کرے۔ صرف عضو مخصوص کو دھو لینا اسلئے کافی نہیں۔ کہ بعض دفعہ جسم کے متعدد مقامات پر منی کے قطرے لگ جاتے ہیں۔ ان سب کو بخوبی صاف کرنے کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

(۲) اس کے علاوہ نہانے سے بُودار پسینہ اور وہ خاص رطوبت جو مساموں میں سے نکلتی ہے۔ بخوبی جسم سے دور ہو سکتی ہے یہ مدعا صرف طہارت کر لینے سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بال بال کے نیچے نجاست ہے چنانچہ اس میں اسی پسینہ اور خاص رطوبت کی طرف اشارہ ہے۔

## جُنبی کو مسجد میں داخل نہ ہونے کی حرمت

بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جنبی کو جو بغیر غسل کئے مسجد میں جانے سے نبی کریمؐ نے منع فرمایا۔ اس میں بھی یہی حکمت ہے۔ کہ اس کی جلد میں یہ رطوبت لگی ہوتی ہے۔ اور مسجد ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں ہر طبائع کے آدمی آتے ہیں۔ (اسلئے صحت عامہ کا لحاظ ضروری ہے) اسلئے ہو سکتا ہے۔ کہ کسی ذکی الحس شخص کو اس کی بُو سے تکلیف ہو۔

غرض غسل سے پسینہ کے مسامات دور ہو جاتے ہیں۔ مساموں کے مُنہ کھل جاتے ہیں۔ اور جلد پاک و صاف ہو جاتی ہے۔

(۳) ٹھنڈے غسل کا فوری اثر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ جلد کی تمام رگیں سُست ہو جاتی ہیں۔ مگر بعد میں اس کے برعکس عمل ہوتا ہے۔ یعنے رگوں کا مُنہ کھل جاتا ہے۔ اور خون تمام جلد پہ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے میں یہ بتا چکا ہوں۔ کہ جماع کے بعد عضو مخصوص میں خون کا جوش باقی رہتا ہے چنانچہ اس جوش کو کم کرنے کے لئے بھی غسل ضروری ہے۔

## غسل کثرتِ جماع سے روکتا ہے

جسم کو ٹھنڈک لگنے سے خون اسفنجی مادہ میں سے بخوبی نکل جاتا ہے۔ اور جلد کے اوپر اور اندرونی اعضاء میں حسب ضرورت بانٹ دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ معمولی تحریک سے شہوانی جذبات دوبارہ نہیں اُبھرتے۔ کیونکہ اجتماع خون ہی انزال کا پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔ جو غسل سے مکمل طور پر اعضائے مخصوصہ سے نکل جاتا ہے۔ اسلئے انسان کثرت جماع سے بچ جاتا ہے۔ ایک حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک عورت نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خاوند کی کثرت جماع کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ ہر جماع کے بعد وہ ٹھنڈا غسل کر لیا کرے۔ چنانچہ اسی پر عمل مفید ثابت ہوُا۔

(۴) غسل سے دماغ اور اعصاب کو طاقت ملتی ہے۔ اور ضعف اور تکان دور ہو جاتی ہے۔ خون اعضائے رئیسہ کی طرف واپس آ جاتا ہے۔ عضلات کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ قلب کو بھی طاقت ملتی ہے۔ غسل سے گردوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور عروق کے اعصاب کو تقویت ملتی ہے سستی اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔ جسم کو زور سے ملنے سے عضلات میں چُستی پیدا ہوتی ہے۔ وریدی خون اور خون کا سفید پانی (لمف) کو دل کی طرف واپس جانے میں آسانی ہوتی ہے۔ جس سے تکان دور ہو جاتی ہے۔

(۵) ٹھنڈے غسل سے اعضائے مخصوصہ اور اس کی متعلقہ غدودوں سے زائد خون بخوبی نکل جاتا ہے۔ اور اس کے نازک اعصاب او عضلات کو تقویت پہونچتی ہے۔ اور وہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پہ آ سکتے ہیں۔ (خاصکر عضو مخصوص کا اسفنجی مادہ) جس سے ان کی بناوٹ اور ٹون (Tone) میں فرق نہیں پڑتا۔ اور ان کے پھیلنے اور سکڑنے کی طاقت بحال رہتی ہے۔ چنانچہ سر پہ تین بار پانی ڈالنے میں بھی یہی حکمت ہے۔ کہ اس سے عضو مخصوص کا اسفنجی حصہ اور خصیوں کی تھیلی کے عضلات زور سے سکڑتے ہیں۔ اور زائد خون نکل کر وہ اپنی اصلی حالت پہ آ جاتے ہیں۔

(۶) آجکل کے بعض نادان نوجوان غسل جنابت کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اور اس کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ مگر ڈاکٹروں سے مقوی باہ ادویہ مانگتے ہیں۔ میں انکو بتاتا ہوں۔ کہ تمام ادویہ سے بڑھکر مقوی باہ چیز غسل جنابت ہے۔ اور خاصکر ٹھنڈا غسل۔ اور یہ ایسی دوائی ہے جس سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں۔

## غُسل جنابت بہترین مقوی باہ چیز ہے

انکو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ ٹھنڈا غسل طاقت مردی کو بڑھاتا ہے۔ اور ساتھ ہی خواہش جماع کم کرتا ہے۔ جس سے دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ دیگر مقوی باہ ادویہ میں یہ خوبی نہیں۔ وہ اگر طاقت مردی کو بڑھاتی ہیں تو ساتھ ہی خواہش جماع کو بھی تیز کرتی ہیں۔ جس سے اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کثرت جماع شروع کر دیتا ہے۔ پس نامردی اور سرعت انزال کے مریضوں کے لئے یہ ایک عجیب نسخہ اور بہترین ٹانک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ ہم ایسے مریضوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ہر روز برف کے پانی سے عضو مخصوص کو دھوئیں۔ اور پچکاری سے احلیل کے اندر بھی اسکو پہنچائیں۔ اور اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

اسیطرح نامردی کے لیئے ایک جدید طریق علاج نکلا ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ مریض کو ٹھنڈے پانی کے ٹب میں اسطرح بٹھلایا جاتا ہے۔ کہ صرف اعضائے مخصوصہ اور مقام اجابت پانی میں ڈوبے رہیں۔ اس سے بھی ٹھنڈے غسل کی اہمیت ظاہر ہوسکتی ہے۔

پھر ایک اور طریق علاج یہ ہے۔ کہ مریض کی پیٹھ پر کمر کے مقام پر ٹھنڈے پانی کی دھار پچکاری کے ذریعہ ماری جاتی ہے جس سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ (یہ اسلیئے کہ فعل جماع کا مرکز پیٹھ کے حرام مغز میں ہوتا ہے) پس خوب یاد رکھو کہ غسل جنابت سے قوت رجولیت دیر تک قائم رہتی ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ معترضین پر غسل جنابت کے فوائد اور اسکی حکمت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی۔ اور انکو یقین ہو گیا ہو گا۔ کہ اسلام کا یہ حکم بے فائدہ اور محض رسمی نہیں۔ اسلیئے میں ان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ غسل جنابت کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور شریعت کے اس حکم کو حیلوں سے ٹالنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اسمیں بہت سے فوائد ہیں۔ نوجوانوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ سخت سے سخت سردی میں بھی سرد غسل سے گھبرایا نہ کریں۔ کیونکہ یہ ایک عجیب ٹانک ہے۔

عاجز نے اپنی سمجھ اور علم کے مطابق غسل جنابت کے فوائد بتلا دیئے ہیں۔ اور اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس مضمون کے سمجھنے اور اس پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

دیدک تحقیقات کا آئینہ { آریوں کی خدادانی کا نمونہ دیکھنا ہو تو ۳ کے ٹکٹ بھیجکر یہ رسالہ دفتر فاروق سے طلب کرو۔ (مینیجر)

# چودھویں صدی کے فرشتے

## نمبر (۱)

(از مولوی عبدالحی صاحب بی اے بی۔ٹی۔ آئی اے سی مجیلی بندرا)

### آجکل کے مسلمانوں کی مسلمانی اور کفر کی حقیقت اور مسلمانوں اور کافروں کا کیٹلاگ

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں، نام کے مسلمان جسقدر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ وہ اس سے قبل جسقدر زہر اگل چکے ہیں۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ مختصر الفاظ میں مایہ شرافت انسانیت سے گری ہوئی کوئی تدبیر ایسی باقی نہیں رہی۔ جو سلسلہ احمدیہ کی ایذادہی اور ضرر رسانی کے لیئے اختیار نہیں کی گئی۔ حال کا ایک معمولی واقعہ ہے۔ "آل مسلم پارٹیز کانفرنس" کا جو اجلاس امرتسر میں ہوا تھا۔ اسکا سب سے بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ کل مسلمان عام اس سے کہ وہ کسی فرقہ کے ہوں۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے ایک جگہ جمع ہو کے قوم کی اصلاح اور وسائل معاش پر غور کریں۔ اور موجودہ حالات کے اعتبار سے ایک جامع دستور العمل مرتب کریں۔ اس کانفرنس کی محض ایک سیاسی حیثیت تھی۔ اسکا کسی فرقہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ سب جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے جتنی تدابیر اپنی اصلاح کی اختیار کی تھیں۔ سب کی سب ناکارہ ثابت ہوئیں ہر جگہ ناکام و نامراد رہے۔ اسوقت اُن کے انتشار کی یہ حالت ہے۔ کہ اصلاح کا سوال کجا بلکہ بقا کا سوال پیش ہے۔ اسوقت جو حالات رونما ہوئے ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ وقت حیات ممات کی کشمکش کا ہے۔ جب

ایسے خطرناک حالات کے ماتحت "آل مسلم پارٹیز کانفرنس" کا انعقاد ہوتا ہے۔ تو ایسے نازک موقعہ پر بھی ایک کوتاہ اندیش مسلمانوں کا طبقہ اُٹھتا ہے اور اعلان کرتا ہے۔ کہ اگر قادیانیوں کو شرکت کی اجازت دیجائے۔ تو ہم شریک نہیں ہونگے اسوجہ سے کہ قادیانی کافر ہیں۔

یہ طبقہ صرف عدم شرکت پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دوسروں کو بھی شرکت سے باز رکھنے کی جان توڑ کوشش کرتا ہے۔ اور اشتہارات کے ذریعہ اعلان کرتا ہے کہ قادیانی کافر بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ لہذا کانفرنس کی شرکت کفر ہے۔ بعض حضرات کے کافر بنانے کی مشین اسقدر نارمل سے بڑھ گئی۔ کہ "یوں یوں" کر دیا۔ کہ مرزائی ہونے سے آریہ اور عیسائی ہونا بہتر ہے۔ بلکہ مرزائی ہونا آریہ اور عیسائی ہونے سے بدتر ہے۔ پھر کل ہی دوران تقریر میں ایک لیڈر خلافت نے جو پچاس ہزار مسلمانوں کے مجمع میں سے طاغوتی پولیس کی مدد سے جان بچا کے بھاگا۔ یوں عشق رسول کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اگر یہ واقعی سچ ہے۔ کہ ابن سعود نے روضہ مبارک کی توہین کی ہے۔ تو پہلا شخص میں ہونگا۔ جو اپنے بھائی قادیانی کافر کو ہی نہیں بلکہ مسلم جوہر کو لیکے کشتی پر سوار ہونگا۔ اور مدینہ جا کے ابن سعود سے جنگ کرونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ قادیانی بیچارے کافر اور جتنے غیر احمدی مسلمان ہیں۔ سب مسلمان سبحان اللہ۔

ان تمام کے مسلمان کا درجہ فرشتہ سے بڑھا ہوا ہے۔ ذرہ مہربانی کر کے چودھویں صدی کے فرشتوں کو ملاحظہ فرمائیے۔ اور نیز انکے مرقع کفر کو تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آجکل کے مسلمانوں کے نزدیک مسلمان اور کافر کے کیا معنے ہیں۔

(۱) چور ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔
(۲) شرابی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔
(۳) زانی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) جواری ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۵) دھوکہ باز ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۶) خائن ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۷) ڈاکو ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۸) دروغگو ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۹) باغی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۰) ظالم اور موذی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۱) عہد شکن ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۲) فریب کار ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۳) بے نمازی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۴) سال بھر میں ایک مرتبہ بھی سر نہیں جھکاتا ۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۵) جاہل ہے کلمہ بھی نہیں جانتا۔ دم کی ہوئی چھری سے حلال کرتا ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۶) مسجد کو زچگی خانہ بناتا ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۷) جنازہ کی دعا سے نکاح کی خطبہ کا کام لیتا ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۸) شگدہ پرستی۔ بت پرستی کرتا ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۱۹) بدعتی ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۲۰) ہندوؤں کی سی پوجا پاٹ کرتا ہے۔ لیکن مسلمان ہے۔

(۲۱) مولوی ہے۔ عالم ہے۔ ڈاڑھی پر ہاتھ پھیلا کے مے نوشی۔ زناکاری وغیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ لیکن مومن اور سرور عالم کے گدی نشین ہیں

(۲۲) مولوی ہے۔ واعظ ہے۔ عالم ہے۔ قرآن کے جزدان میں کوکین چھپا کے فروخت کرتے ہوئے کلکتہ میں گرفتار کئے جاتے ہیں۔ لیکن مومن۔ رسول اکرم کے جانشین۔

(۲۳) عالم ہیں۔ مولوی ہیں۔ مشہور ہندو ساہوکار کی لاش جب نذر آتش ہوتی ہے۔ تو اس کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوت قرآن فرماتے ہیں لیکن مسلمان سرور عالم خاتم الانبیاء کی جانشین

(۲۴) عالم ہیں صوفی ہیں ایک مقام پر دوران قیام میں پیش امام صاحب کی ناکتخدا لڑکی سے عاشقی کرکے فریب سے بھگا لیجاتے ہیں اور گوجرانوالہ میں پکڑے جاتے ہیں۔ لیکن جانشین سردار خیر الامم

(۲۵) شیخ المشائخین شمس العارفین سیفی اعظم پیر و مرشد۔ دریرہ وہ رنڈیوں کے گانے سے لطف اٹھاتے ہیں۔ لیکن مومن و قطب ہیں۔ اور وارث انبیاء

(باقیہ ارد)

# ایک ڈیرو گڈھی ادیب

(از سید ارشد علی صاحب احمدی لکھنوی)

مخلوط الدماغان خود کردہ را علاج نیست کی مایوس اور خارج از دائرہ انسانیت مخلوق کے لئے نبض شناسوں نے بریلی کی آب و ہوا کو دارو ئے صحت سمجھکر جو حکیمانہ تعیین کیا تھا۔ وہ ہرگز غلط نہیں ہوسکتا۔ یہ تشخیص بہت پہلے ہو چکی ہے۔ جس کے لئے نظائر کی کثرت پر شائبہ ریب و شک باقی نہیں رہتا یہ امر مسلم ہے۔ کہ موجودات عالم کی کسی شئے پر نیستی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ ہر مادی شئے کے اجزا ایک دوسرے میں منتقل ہوکر قائم رہتے ہیں۔ چنانچہ گم کردہ انسان کی حالت دیری جب قوت تحمل سے بڑھ جاتی ہے تو پھر یہ پیر نابالغ طفل شیر خوار کی طرح گہوارہ سماوی سے نکلکر بزرگوں کے ساتھ استہزا کرنا ہی اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ بریلی کے ایک ڈاکٹر صاحب ہے جو اپنے آپکو محض زبانی جمع خرچ کی بنا پر ہیں۔ اخبار مشرق گورکھپور ۲۷ اگست ۱۹۲۵ء میں ایک مضمون لکھتا ہے جس کا عنوان یہ ہے

"ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی"

اس عنوان کے بعد فرماتے ہیں "کوئی صاحب ہیں۔ سید ارشد علی صاحب لکھنوی انکا یہ مضمون ہے۔ نام سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ از فرزندان "حی علی خیر العمل" ہیں۔ اور یوں قادیانی ہوں تو دوسری بات ہے"۔ پھر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "مضمون جناب سید صاحب قبلہ و کعبہ اس طرح شروع فرماتے ہیں" "اس مختصر سے تمہید کے بعد بقول خود مجنون صاحب کی اقبالی تشریح کے بعد ایک یقینی و بدیہی بزرگ مجنون پیش کرتا ہوں۔ پیچھے بڑی سہل نگاری اور ستم ظریفی کے ساتھ فرماتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب ہیں سید ارشد علی صاحب لکھنوی انکا یہ مضمون ہے" مطلب یہ کہ آپ بقول خود اپنے اقراری قبلہ و کعبہ یعنی عاجز سے قطعی ناواقف ہی نہیں۔ بلکہ سعادتمندی کا اندرونی ثبوت پیش فرماتے ہیں کہ "لکھنوی صاحب نے لاجواب عبارت تحریر فرمائی ہے۔ اسکا ایک لفظ بھی کسی شریف آدمی کی سمجھ میں نہیں آسکتا"

عزیز بلند اقبال! آپ سے بڑھکر اس عاجز کی نظر میں کون شریف اور نجیب الطرفین ہوگا۔ جب آپ کے قبلہ و کعبہ کی عبارت آپ جیسے سعادتمند شریفوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ تو پھر غیروں سے اس بڈھے کو کیا امید ہوسکتی ہے۔ شاباش اس بڑھی ہوئی شرافت و نجابت کے صدقے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آپ کی اُردو دانی

فرماتے ہیں۔ "آگے چلکر لکھنوی سید صاحب نے مرزا حسین علی صاحب پر کچھ گوہر افشانی فرمائی ہے۔" "آگے چلکر آپ نے شریعت بہاء اللہ پر کچھ اعتراض کئے ہیں۔ مگر وہ بھی کرنا نہ آیا۔"

اس بندیل کھنڈی اردو پر آپ کو بڑا ناز ہے۔ فرماتے ہیں "فعل اسید غلط ہے" "فعل ابجد بولا جاتا ہے" اور آپ کا یہ زعم انانیت سوائے یہ فرما دینے کے کہ یہ غلط ہے کوئی دلیل پیش کرنا بھی اپنی کسر شان سمجھتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب! خدا بہتر جانتا ہے کہ مجھے اردو دانی کا دعوے نہیں لیکن بایں ہمہ آپ کی طرح جو میرے منہ سے نکل جائے۔ وہ پتھر کی لکیر کا زعم غلط بھی پیش کرتا نہیں جانتا۔ سنیئے آپ نے پیغام لاہور میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں ادیب مافوق الفطرۃ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "ما ظہر" فعل ہے۔ حالانکہ ایک مبتدی بھی اس بات کو جانتا ہے۔ کہ ماظہر فعل نہیں۔ بلکہ ما اسم موصولہ ہے۔ اور ظہر فعل۔ اس کم مائگی و بیچارگی پر آپ کو ایک بہت بڑا ادیب ہونیکا دعوٰی ہے۔ عزیز من! کیوں علم کی توہین کراتے ہیں۔

## خدائے ایران کی وکالت

اس ستاری اور دعوٰی ادبیت کے بعد ایک سزا یافتہ عکہ کی حمایت میں شریعت اسلام پر بھی آپ نے بُری طرح ہاتھ صاف کیا ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں۔

"کیوں جناب سید صاحب لکھنوی گانا بجانا کیا آپ کے اسلام میں حرام ہے۔ سُود کو حلال کرنے کی تو مسلمانوں میں بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس پردہ کے غالباً آپ موید ہیں اس کی نہ تو سند قرآن میں ہے نہ قادیان میں۔ منی کو ناپاک کس نے کہا۔ بہاء اللہ کی تردید ملاحظہ کرنی ہو۔ تو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے مضامین ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کا علم اور ایڈیٹر "فاروق" کا مبلغ علم اسکی اشاعت سے معلوم ہوگیا اگر جواب دیں تو مجھکو علم ہونا ضروری ہے۔"

بریلی کی آب و ہوا نے جناب کے اندر انانیت کے جراثیم کچھ اس بُری طرح داخل کئے ہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ اے جناب ڈاکٹر صاحب! آپ کی بوالہوس حُسن پرستی کے لئے یہی تحریک کیا کم تھا۔ کہ منی جان و چھنی جان کی وربی شرگم کے ابواب کی تشریح میں جناب کو علمی ید طولیٰ حاصل ہے۔ ناحق اپنے علمی پردہ دری کے خودکشانہ اسباب فراہم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اچھا اب آپ اپنے مطالبات کے جوابات ملاحظہ فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "منی کو ناپاک کس نے کہا۔ کیا نو مثقال سونے کی قیمت چار روپیہ ہے۔"

"سُود کے حلال کرنے کی تو مسلمانوں میں بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی علم پر آپ بہاء اللہ کی تردید کرنے چلے ہیں۔ بہاء اللہ کی تردید ملاحظہ کرنی ہو تو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے مضامین ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کا علم اور ایڈیٹر "فاروق" کا مبلغ علم اس کی اشاعت سے معلوم ہوگیا۔ اگر جواب دیں تو مجھکو علم ہونا ضروری ہے۔"

آپ کے اس سوال پر کہ منی کو ناپاک کس نے کہا بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ بندۂ خدا! صرف مسلمان ہی نہیں۔ ہندو۔ عیسائی۔ یہودی۔ تک اسکو ناپاک کہتے ہیں۔ اس کو پاک کہنا آپ ہی جیسے بلند پایہ انسانوں کا کام ہے۔ یہ جدت آپ کو مبارک اور یہ مطہر اور پاک چیز آپکو مبارک جناب میں نے کہاں کہا۔ کہ نو مثقال سونے کی قیمت دو روپے ہوتی ہے۔ سُود حلال کرنے کی کوشش آپ ہی جیسے مسلمان کر رہے ہونگے۔ لیکن آپ جیسے حضرات کے افعال یا سعی ناکام سے شریعت اسلام پر نعوذ باللہ کیا اثر پڑ سکتا ہے مولوی محمد علی صاحب کی تردید ملاحظہ فرمانے کی بھی ایک ہی کہی۔ جس طرح جناب نے بہائیت کا رد کیا ہے۔ ایسا ہی آپ کے مولانا نے بھی کیا ہوگا۔ یعنے اگر مرزا حسین علی ایرانی نے یہ کہا کہ منی پاک ہے۔ تو جناب بھی یہی فرماتے ہیں۔ کہ بیشک طیب ہے۔ اگر ایرانی صاحب نے سُود جائز فرمایا۔ تو جناب بھی فرماتے ہیں۔ کہ مسلمان بھی سُود حلال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غرضیکہ جناب مسلمان بلکہ بہائی شریعت رائج فرما رہے ہیں۔ ایسا ہی بہائی عقاید کی تردید آپ کے مولانا نے بھی کی ہوگی۔ اس تردید پر دور بین اصحاب یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے ؎

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں!

رہا آپ کا علمی گھمنڈ اس کی بھیانک تصویر بھی عریانی کے ساتھ پیش کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک اور مزید لاینحل فولادی دلیل پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ کچھ تو شرمائیں۔ فرماتے ہیں۔ "البیان" محمد علی باب کی کتاب کا نام ہے۔ قرۃ العین محمد علی کی مریدہ کا نام ہے۔" قربان آپ کی اس واقفیت کے۔ کیوں صاحب ملی شیراز جس کی قرۃ العین مریدہ تھی۔ اُسکا نام محمد علی ہی تھا! اللہ اللہ اس غیر معمولی واقفیت کے بازیچاد گھمنڈ پر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا علم اور ایڈیٹر "فاروق" کا مبلغ علم اس کی اشاعت سے معلوم ہوگیا ؎

الٹے۔ رے آپ کا چوچیلا!!
لنگڑی گلہری اور آسمان پہ گھونسلا

میں حیران ہوں۔ کہ آپ کی کس کس بات کی داد دوں۔ جب آپ اپنے قبلہ و کعبہ یعنے عاجز ہی کو بے علم و جاہل سمجھتے ہیں۔ تو پھر میرے قبلہ و کعبہ شیخ اسلام ایڈیٹر "فاروق" کی شان میں ہذلیانہ یاوہ گوئی کرکے اپنی بڑھی ہوئی سفاہت مندی کا ایک اور ثبوت پیش فرمانیکے سوا کیا کیا؟

## تحکم بیجا

خدا جانے آپ کی رگ انانیت بیچارہ دیکھ کیوں پھڑکتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ "اگر جواب دیں۔ تو مجھکو علم ہونا ضروری ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ اس اخلاقی کمزوری اور قابل نفرت طرزِ عمل سے آپ کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ میرے خلاف مضمون لکھ کر بھیجنا تو درکنار مجھے اطلاع تک نہیں دی۔ ۲۷ راگست کا مشرق اتفاق سے آج ۲۱ ستمبر ۲۵ء کو مجھے مل گیا۔ جس کا جواب آج ہی برائے اشاعت روانہ کر رہا ہوں۔ بہرکیف میں انشاء اللہ اخلاقی کمزوری ہرگز نہ دکھاؤں گا اور مضمون شائع ہونے کے بعد انشاء اللہ آپ کو بذریعہ رجسٹری روانہ کروں گا۔ آپ مطمئن رہیں کہ یہ ایک ہی مضمون نہیں۔ بلکہ مزید خدمت کے لئے بھی تیار ہوں:۔

# مسیحی صاحبان سے الجھا ہوا ایک

# سوال حل طلب

## سوال نمبر ۸۵

| انجیل مطبوعہ ۱۸۹۲ء | انجیل مطبوعہ ۱۹۰۸ء |
|---|---|
| متی باب ۲۳ آیت ۱۴ "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس۔ کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو۔ اس سبب سے تم زیادہ تر سزا پاؤ گے" | یہ آیت ہی اول سے آخر تک غائب کر دی گئی ہے |

فرمایئے پینتیس ۳۵ لفظوں کی پوری کی پوری آیت غائب ہوگئی۔ اور ہنوز انجیل تحریف وتبدیل نہیں ہوتی۔ یہ معمہ تو تثلیث کے معمہ سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ تعجب ہے کہ عیسائی صاحبان کیونکر ایسی کتاب پر اپنے ایمان اور نجات کیواسطے بھروسہ کر رہے ہیں جس کے مختلف نسخے آپس میں اتنا اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی گورنمنٹ کے قانون کی کتاب میں اتنا اختلاف ہو جاتا تو وہ گورنمنٹ ایک دن میں اُڑا دیجاتی کیا عیسائی دانشمندوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر غور کرے۔ اور اس تحریف وتبدیل کے خلاف آواز اُٹھائے۔ مطلع کر کے مشکور فرماویں:۔

## سوال نمبر ۸۶

ایک اور امر قابل دریافت یہ بھی ہے کہ کیا آپ موجودہ تحقیقات کے مطابق یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ در اصل فقیہ اور فریسی ریاکار نہ تھے۔ اور ان پر افسوس کرنا جائز نہ تھا۔ وہ نہ تو بیواؤں کے گھر نگل جاتے تھے۔ اور نہ مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے تھے۔ اور نہ اس قابل تھے۔ کہ انکو کوئی سزا دیجائے۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو بے شک یہ مناسب بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ اس آیت کو انجیل میں سے مطلقاً نکال دیا جائے۔ اور ہرگز ایسی غلط بات کو کتاب کے اندر شامل نہیں دینا چاہیئے۔

## سوال نمبر ۸۷

| انجیل مطبوعہ ۱۸۹۲ء | انجیل مطبوعہ ۱۹۰۸ء |
|---|---|
| متی باب ۲۷ آیت ۳۵-۳۶- اور اُسے صلیب پر کھینچکر اسکے کپڑوں پر چیٹھی ڈال کے انہیں بانٹ لیا۔ تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو۔ کہ انہوں نے میرے لباس آپس میں بانٹ لئے۔ اور میرے لباس پر چیٹھی ڈالی۔ پھر وہاں بیٹھ کر اس کی نگہبانی کرنے لگے" | متی باب ۲۷ آیت ۳۵-۳۶- اور اُسے انہوں نے صلیب پر چڑھایا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے اور وہاں بیٹھ کے اس کی نگہبانی کرنے لگے" |

ایک آیت جس میں پہلے قریباً ۴۶ لفظ تھے اب قریباً ۲۳ رہ گئے ہیں۔ یہ نصف آیت کہاں اُڑ گئی۔ کیا ابتداءً متی پر جب الہام ہوا۔ تو اس پر ۴۶ لفظ کی یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ یا ۲۳ لفظ کی آیت نازل ہوئی تھی۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ دونوں منجانب اللہ نہیں ہو سکتے۔ الہام اگر تھا۔ تو ایک ہی تھا۔ بعد میں لوگوں نے تغیر وتبدل کر دیا۔ اور بہت سے نسخے ہو گئے۔ اب عیسائی صاحبان مسلمانوں اور دیگر اصحاب کے اعتراضوں سے بچنے کے واسطے پرانے مختلف نسخوں کا سہارا لیتے ہوئے اپنی اناجیل میں کانٹ چھانٹ کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں جو یہ لکھا تھا۔ تاکہ جو نبی نے کہا پورا ہو۔ اس کے متعلق احمدی مناظرین کی طرف سے پے در پے سوالات شروع ہوئے۔ کہ دکھایئے کس نبی نے ایسا کہا؟ پرانے عہد نامے کی کس کتاب میں یہ لکھا ہے؟ زبور جس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس میں یسوع کا کوئی ذکر نہیں بلکہ داؤد نبی اپنے زمانے کے دشمنوں کا ذکر کر رہا ہے۔

پادری صاحبان عاجز آ گئے۔ اور تب انہوں نے سوائے اسکے چارہ نہ جانا۔ کہ کوئی ایسا ذریعہ ہو۔ کہ نئی انجیل میں سے یہ الفاظ بالکل اڑا دیئے جائیں۔ تاکہ آئندہ کوئی ایسا اعتراض ہی نہ کر سکے:۔

## سوال نمبر ۸۸

بجائے اسکے کہ انجیل میں سے ان الفاظ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاٹ دیا جاتا۔ ہمارے خیال میں یہ بہتر ہوتا۔ کہ پُرانے عہد نامہ کا کوئی ایسا نسخہ تلاش کیا جاتا۔ جس میں کسی نبی کے یہ الفاظ موجود ہوتے۔ کیونکہ پُرانے عہد نامہ کے بھی بہت سے مختلف نسخے ہیں۔ گو ان کی تعداد ایسی بے شمار نہیں۔ جیسا کہ انجیل کے نسخوں کی ہے۔ تاہم امید کی جاتی ہے۔ کہ متی نے بھی اس تاریخ کے لکھنے کے وقت ضرور بعض پُرانے نسخوں کا مطالعہ کیا ہوگا۔ اور کسی نسخے سے ایسی عبارت نقل کی ہوگی۔ اب بھی پادری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اور پُرانے نسخوں میں سے یہ الفاظ تلاش کریں۔ اور خدا پر بھروسہ کریں۔ کہ کچھ نہ کچھ مل جائیگا۔ فرمایئے۔ کیا صلاح ہے۔

## سوال نمبر ۸۹

| اناجیل مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء اور اس سے قبل | اناجیل مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء اور اس کے بعد |
| --- | --- |
| مرقس باب ۷ آیت ۱۶ اگر کسی کے کان سننے کے ہوں تو سنے۔ | نئی انجیل میں سے یہ آیت بھی اڑا دی گئی ہے۔ |

اس آیت کے متعلق بھی تمام وہی سوالات ہیں۔ جو اوپر کیئے جا چکے ہیں۔ مطلع فرمادیں۔ عنایت ہوگی۔

## سوال نمبر ۹۰

ہاں ایک بات خیال میں آسکتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ اسقدر مختلف مقامات میں کاتب کی غلطی سے سنہ ۱۹۰۸ء کی انجیلوں میں سے یہ آیات رہ گئی ہوں۔ اور جو صاحب پروف پڑھنے پر مقرر کئے گئے تھے۔ انہوں نے کسی ناراضگی کی وجہ سے جو انکو پادری صاحب کے ساتھ ہوگئی ہو۔ ان پروفوں کو درست نہ کیا ہو۔ اور سنہ ۱۹۰۸ء کے بعد جو اناجیل چھاپی گئی ہیں۔ ان میں سنہ ۱۹۰۸ء والے نسخے کی اندھا دھند نقل کی گئی ہو۔ اور کسی پہلے نسخے سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو۔ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ اور ہم اس مناظرہ میں پادری صاحبان پر کچھ سختی نہیں کرنا چاہتے۔ بشرطیکہ پادری صاحب ہمیں مطلع فرماویں۔ کہ اصل واقعہ ایسا ہی ہے۔ اور کہ اب ایک نیا اڈیشن سنہ ۱۸۹۲ء کے مطابق چھاپا جائیگا۔ اور کاتب کی سب غلطیاں درست کر کے وہ سب اناجیل جو نکال ڈالی گئی ہیں۔ پھر داخل کر دیجائیں گی۔ اگر ایسا معلوم ہو۔ تو ہم بخوشی اس کے متعلق اپنے سوالات اور اعتراضات کو واپس لے لیں گے۔ پس مہربانی کر کے جلد مطلع فرماویں۔

**نوٹ**:- ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ ایک شہر میں ایک پادری صاحب نے ادنےٰ قوم کے چند لوگ عیسائی بنائے۔ اور انکو بتیسمہ دیکر چار چار روپے ماہوار ان کی تنخواہ مقرر کر دی۔ چند ماہ کے بعد ایک حریف مشن کے دیسی مناد نے ان نو عیسائیوں کو بہکایا۔ اور کہا۔ کہ ولایت سے تمہارے لئے آٹھ روپیہ ماہوار آتا ہے۔ مگر پادری صاحب تم کو صرف چار روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ پس وہ اکٹھے ہوکر پادری صاحب کی کوٹھی پر گئے۔ کہ صاحب اپنا بتیسمہ واپس لے لو۔ ہم عیسائی نہیں بنتے۔ ایسی نارنگیاں مشن کمپونڈوں میں ہوتی رہتی ہیں۔

# مولوی کبیر الدین صاحب بریلوی کی خدمت میں گذارش

(۳)

(از مرزا محمد مہدی صاحب شیعہ جنگلی گنج لکھنؤ)

سُنیئے جناب مرزا صاحب آپ نے اخبار فاروق مورخہ ۱۳ر جون سنہ ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۱ کے پہلے کالم میں انجیل اقدس کی تصدیق پر بحث کرتے ہوئے ذیل کا معیار تحریر فرمایا ہے۔ (حاصل کلام یہ کہ جس کلام کی تصدیق قرآن شریف کرتا ہے۔ اس میں دو وصف ہونے چاہئیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح کو الہام کیا گیا ہو۔ دوسرے یہ کہ ان کے پاس ہو) یعنے اہل انجیل کے پاس ہو۔

**مکاشفات یوحنا ہی وحی الٰہی ہے** مرزا صاحب دست بستہ گذارش ہے۔ کہ آپ اب اپنے معیار سے گر نہ دیکھیئے گا۔

میں دونوں وصف مذکورہ اوس کتاب میں جس کو میں عیسٰےؑ کی انجیل بتاتا ہوں۔ اور جو اصلی انجیل ہے۔ اور پھر مجموعہ اناجیل کے آخر میں ہوتی ہے۔ دکھاتا ہوں۔ ذرا مجموعہ اناجیل کھولکر آخری کتاب جو مکاشفات کے نام سے مشہور ہے پڑھیں جس کے شروع میں لکھا ہے۔ (یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اوسے خدا کی طرف سے اسلئے ہوا۔ کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد ہونیوالی ہیں۔) عبارت مذکورہ اس امر کا اٹل ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ خدا کی طرف سے حضرت عیسٰےؑ پر نازل ہوا۔ وہ اسی کتاب میں ہے۔ اور اس واقعہ نے کہ دیگر اناجیل میں ایک آیت کا جو خدا کا کلام حضرت عیسٰےؑ پر نازل شدہ ثابت ہوسکے۔ دستیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس امر کی تصدیق کر دی۔ کہ بے شک یہی انجیل عیسٰےؑ ہے۔ اور کوئی دوسری کتاب انجیل عیسٰےؑ نہیں ہے۔

آپکا مقرر کردہ دوسرا وصف بھی اسی کتاب میں ہے۔ یعنے یہ کتاب نصاریٰ کے پاس موجود بھی ہے۔ جو نصاریٰ کی حفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے ہیں۔ وہ اس کتاب کو بھی حفظ کرتے ہیں۔

مذکورہ دونوں وصف تو آپ کے مقرر کردہ ہیں۔ تیسرا وصف میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ شاید آپکی آنکھیں کھل جاویں۔ ذرا تعصب اور ضد کو دور کر کے دل سے غور کیجئے۔

مجموعہ اناجیل کی مذکورہ آخری کتاب کا پانچواں باب کھولئے اور اس میں سے ذیل کی آیات پر غور کیجئے۔

"اور جو تخت پر بیٹھا تھا۔ میں نے اسکے داہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی۔ جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی۔ اور اُسے سات مُہریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔ پھر میں نے ایک زورآور فرشتہ منادی کرتے ہوئے دیکھا کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مُہریں توڑنے کے لائق ہے۔ اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے اس کتاب کے کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے قابل نہ نکلا۔ اور میں اس بات پر زار زار رونے لگا۔ کہ کوئی اس کتاب کے یا اوس پر نظر کرنے کے لائق نہ نکلا۔ تب ان بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا۔ مت رو۔ دیکھ یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے۔ اس کتاب اور اس کی ساتوں مُہروں کے کھولنے کے لئے غالب آیا۔"

عدم ایمان کی حالت میں ایمان کی باتیں مشکل سے ذہن نشین ہوتی ہیں۔ مگر حق کچھ نہ کچھ ضرور اثر کرتا ہے۔ مذکورہ آیات میں غور فرمائیے۔ کہ جو ایک کتاب سات مُہروں سمیت خدا کے ہاتھ میں دیکھیں۔ اور اسپر یہوداہ کے قبیلہ کا ببر جو داؤد کی اصل ہے۔ غالب آیا۔ اسکا ذکر اور تصدیق قرآن پاک میں کہاں پر ہے۔

## قرآن سے سات مُہروں کی تصدیق

اب قرآن کھولئے (سورہ حجر ع ۶) ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی والقراٰن العظیم۔ یعنے اے محمدؐ بے شک ہمنے تم ہی کو سات مثانی اور قرآن عظیم دیا ہے۔ اب غور فرمائیے۔ کہ انجیل کی اس بشارت کی کہ خدا کے ہاتھ میں جو کتاب سات مُہروں سمیت تھی۔ اس کو یہوداہ کے قبیلہ کے ببر نے جو داؤد کی اصل ہے لیا۔ قرآن پاک نے یوں تصدیق کی ہے۔ کہ اے محمدؐ بے شک ہمنے تم ہی کو سات مثانی اور قرآن دیا ہے۔ قرآن کو انجیل میں بھی کتاب کہا ہے۔ اور قرآن میں بھی کتاب کہا ہے۔ سات کا عدد دونوں کتابوں میں مساوی ہے۔ اب رہا مُہر اور مثانی کا فرق اسکے سمجھنے کے لئے انجیل مذکور کا چھٹا باب پڑھیئے۔ اُس میں مُہروں کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے مثلاً پہلی مُہر کھلی ایک سفید گھوڑا نکلا۔ اسکا سوار کمان لئے ہوئے ہے۔ اور اوسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور بھی فتح کرے وغیرہ۔

عبارت مذکور سے ظاہر ہے۔ کہ بشارات کو گول گول الفاظ میں بیان کیا ہے سوار کا نام اور پتہ نہیں بتایا۔ مگر اس کی صفات اور علامتیں بیان کر دی ہیں۔ لہذا وہ لفظ جس کا ترجمہ انجیل میں مُہر کیا گیا ہے۔ نام ہے گول گول واقعات کا جو انجیل میں تحریر ہیں۔ اب یہ غور فرمائیے۔ کہ قرآن میں مثانی کی کیا تفصیل اور معنی بیان کئے گئے ہیں۔

## سبع مثانی اور سات مُہریں

(سورہ ۳۹ ع ۱۲) اللہ نزل احسن الحدیث کتٰبًا متشابھًا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللہ وذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء

یعنے اللہ نے اتاری بہتر حدیث کی کتاب گول گول صفات میں۔ اس سے بال کھڑے ہو جاتے ہیں جلدوں پر ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے۔ پھر نرم ہوتی ہیں۔ انکی جلدیں اور دل اللہ کی یاد کی طرف۔ یہ اللہ کی ہدایت جسے چاہتا ہے۔ اس سے ہدایت کرتا ہے۔ مثانی مشتق ہے ثنا سے۔ قرآن کی آیہ مذکورہ سے یہ ثابت ہؤا کہ اُس منزل من اللہ حدیث کو کہتے ہیں جس میں صفات کا گول گول بیان ہے۔ لہذا مطلب مُہر اور مثانی سے ایک ہے۔

## سورۂ فاتحہ سبع مثانی نہیں

مرزا صاحب جن لوگوں کو انجیل کا علم نہیں ہے۔ وہ مذکورہ ہر دو آیات قرآن کے مفہوم کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ سات مثانی سے مراد سورہ الحمد کی سات آیات ہیں۔ گو سورۂ الحمد قرآن کا جزو ہے۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ کہ اے محمدؐ بیشک ہمنے تمکو دیں سات مثانی اور قرآن عظیم جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سات مثانی اور قرآن عظیم دو جدا ہستیاں ہیں۔ مگر وہ الحمد کو قرآن سے جدا کر دیتے ہیں۔ اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ سورۂ الحمد میں صرف چھ آیات ہیں۔ اس میں سات پوری کرنے کے لئے ایک فریق بسم اللہ کو شامل کر کے سات آیات کو پوری کرتا اور دیگر سورتوں میں بسم اللہ کو جزو سورت شمار نہیں کرتا۔ دوسرا فریق انعمت علیھم پر ٹک کر ایک آیت فرض کرتا ہے۔ کوئی فریق سورۂ الماعون کو جس میں پوری سات آیتیں ہیں۔ مثانی تسلیم نہیں کرتا۔

مختصر یہ ہے۔ کہ ہر فریق کا قول مسئلہ مذکور میں قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ آیہ دوم مذکورہ بالا میں خدا نے احسن الحدیث کو متشابھًا مثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتایا ہے۔ اور سورۃ الحمد کل محکم ہے۔ اسلئے سورۃ الحمد متشابہ نہیں ہے۔

سورۃ شعراء وانہ لتنزیل رب العٰلمین ۔۔۔۔ وانہ لفی زبر الاوّلین ترجمہ اور یقیناً یہ (قرآن) تمام عالموں کے پروردگار کا اُتارا ہؤا ہے۔ روح امین نے صاف اس کو عربی زبان میں تمہارے قلب پر اُتارا ہے۔ تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور ضرور اسکا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ لہذا بموجب ارشاد باری تعالیٰ آپ قرآن کی بشارت کسی انجیل میں نہیں دکھا سکتے سوائے مذکورہ بشارت کے اور مذکورہ کتاب کے۔ اس لئے یہی کتاب انجیل جیسے ہے۔ (باقی ثبوت آئندہ)

## جماعت احمدیہ مردان کا پہلا سالانہ جلسہ

خاکسار ایڈیٹر فاروق ۲۷ ستمبر ۱۹۲۵ء کو جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع شائع کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ پشاور کے جلسہ کیلئے قادیان سے روانہ ہؤا۔ اور ۲۸ کو نوشہرہ چھاؤنی پہنچا۔ وہاں کی جماعت نے بھی ۲۸-۲۹ ستمبر دو دن جلسہ کر دیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہؤا۔ جماعت مردان نے یہ سُنکر کہ پشاور کے جلسہ کے لئے مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور اور خاکسار ایڈیٹر فاروق جا رہے ہیں۔ اور ۲۸-۲۹ کو نوشہرہ میں ٹھیرینگے۔ مخدوم محترم اخویم جناب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت مردان مع شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی کے جو آجکل مردان میں تجارت چرم کرتے ہیں نوشہرہ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ جماعت مردان بھی جلسہ کرنا چاہتی ہے۔ اگر آپ لوگ مردان بھی تشریف لے چلیں۔ تو بہت مناسب موقعہ ہے۔ مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور تو نہیں گئے تھے وہ سیدھے پشاور پہنچ گئے تو نوشہرہ میں خاکسار ایڈیٹر فاروق اور مخدومی مولوی عمرالدین صاحب شملوی اور مکرمی حافظ جمال احمد صاحب مُبلغ سلسلہ جو تبلیغی وفد کی حیثیت سے دورہ کر رہے تھے۔ راولپنڈی سے میرے والی ٹرین میں سوار ہو کر میرے ساتھ ہو گئے تھے۔ امیر جماعت مردان کی اس درخواست پر بامید منظوری ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مردان جانیکا وعدہ کر لیا۔ اور بعد فراغت از پشاور ۴-۵ اکتوبر کو مردان کا جلسہ قرار پایا۔

**مردان کو روانگی** پشاور کے جلسہ سے فراغت پا کر جناب مولوی عمرالدین صاحب شملوی اور حافظ جمال احمد صاحب تو کیمبل پور کو جہاں ۳-۴-۵ اکتوبر کا جلسہ تھا۔ تشریف لے گئے۔ اور جناب ایڈیٹر صاحب نور اور خاکسار ۴ اکتوبر کی صبح کو کلکتہ میل پر سوار ہو کر پشاور سے مردان کی طرف روانہ ہوئے۔ اسٹیشن مردان پر اخی المکرم بابو محمد نصراللہ صاحب سب اوورسیر نہر شیوہ ہمیں ریسیو کرنے کیواسطے موجود تھے۔ جن کے ساتھ قریب دوپہر ہم جلسہ گاہ میں پہنچے۔ وہاں جلسہ ہو رہا تھا۔ اور مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل تقریر فرما رہے تھے۔

**جلسہ گاہ مردان** جماعت مردان نے جس احاطہ میں جلسہ کیا۔ وہ خدا کے فضل سے ایک معزز احمدی بزرگ جناب مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب اوورسیر پشاور کی ملکیت تھا۔ جو نہایت شاندار عمارت ہے۔ اور جسمیں ۲ ہزار آدمی آ سکتے ہیں۔ احاطہ کے اندر ہی چند مکانات شیخ صاحب موصوف نے تعمیر کرائے ہیں۔ جو ہر طرح کی ضروریات سے مکمل اور وسیع دیکھنے و خوبصورت ہیں۔ انہیں سے ایک مکان میں سب مہمان ٹھیرے تھے۔ یہ جماعت مردان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ انکو جلسہ کے لئے کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونا پڑا۔ فللّٰہ الحمد۔

جلسہ گاہ نہایت آراستہ تھا۔ دریوں اور قالینوں کا فرش نیچے اور تین طرف کرسیاں اور اوپر شامیانے اور روشنی کے لئے ہنڈے لٹکائے گئے تھے۔ جلسہ گاہ بہت خوش کُن اور قابل داد طور پر مزین کیا گیا تھا۔ ۵ اکتوبر کو کیمبل پور سے اخویم مولوی عمرالدین صاحب شملوی بھی تشریف لے آئے۔ اور دو تقریریں جلسہ میں کر کے رونق جلسہ کو دوبالا کر دیا۔

**پہلے دن کی کاروائی** ہمارے پہنچنے سے قبل ۴ اکتوبر کی صبح سے جلسہ شروع ہؤا تھا۔ پہلے اجلاس میں مکرمی مولوی عبدالاحد صاحب ہزاروی مولوی فاضل نے تقریر فرمائی۔ دوسرے جلسہ میں جو بعد دوپہر ۵ بجے سے شروع ہؤا۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی تقریر تھی۔ آپ نے سکھ ازم کے متعلق اپنی معلومات کو نہایت وسیع طور پر بیان فرمایا۔ اور اپنے مسلمان ہونے کے دلائل بتائے۔ یہ جلسہ خاکسار ایڈیٹر فاروق کی زیر صدارت ہؤا۔ اسمیں ہر مذہب کے اصحاب۔ سکھ۔ ہندو۔ آریہ۔ مسلمان موجود تھے جن کی تعداد چار پانچسو سے اوپر تھی۔ اور یہ سب معززین مردان اہلکاران عدالت۔ رؤساء علاقہ تاجران قصبہ۔ تعلیم یافتہ اصحاب تھے۔ یہ لیکچر اپنی شان میں غیر معمولی دلچسپی کا موجب تھا جس کو سامعین سُنکر بے حد محظوظ ہو رہے تھے۔

**چیف رئیس ہوتی کی** جماعت مردان نے معززین مردان و ہوتی کو دعوتی رُقعے اور خطوط بھیجے تھے۔ جن کی بنا پر اکثر اصحاب تشریف لائے۔ مگر ان سب میں سب سے بڑی شخصیت جس کی تھی۔ وہ رئیس ہوتی تھے مردان اور ہوتی کے درمیان قریباً ایک میل سے کم کا فاصلہ ہے۔ مردان کی جدید آبادی میں عموماً سرکاری عدالتیں اور ہندو صاحبان کی دوکانیں اور مکانات ہیں۔ یا عدالتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اور ملازمت پیشہ اصحاب رہتے ہیں۔ ہوتی میں رئیس موصوف کا عمل دخل ہے۔ اور آپ ہی اسکے زیر تصرف اور زیر ملکیت ہیں ہوتی قدیم آبادی ہوئی ہے۔ جس کو اب بجائے ہوتی کے ہوتا کہنا بیجا نہ ہوگا۔ رئیس ممدوح کا نام نامی اور اسم گرامی آنریبل میجر نواب محمد اکبر خان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیف آف ہوتی ہے۔ آپ ایڈیٹر صاحب لوز کے لیکچر میں تشریف لائے تھے۔ اور تمام لیکچر سُنکر نہایت خوش ہوئے۔ اس اجلاس کے بعد تیسرا اجلاس رات کے ۸ بجے ہونا تھا جس میں مسئلہ تناسخ پر خاکسار ایڈیٹر فاروق کی تقریر کا اعلان کیا گیا۔ نواب صاحب موصوف نے اپنے کریمانہ اخلاق سے اس اجلاس میں بھی شامل ہونا منظور فرما لیا۔ اور ہوتی نہیں تشریف لے گئے مردان میں ہی رونق افروز رہے۔ تاکہ دور سے آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔ اور اس اجلاس سوم کے آپ ہی صدر منتخب ہوئے جن کی زیر صدارت خاکسار نے مسئلہ تناسخ پر اپنے بساط کے موافق لیکچر دیا۔ سامعین کی تعداد بمقابلہ دن کے رات کو زیادہ تھی۔ اور تناسخ ماننے والے لوگ بھی کافی موجود تھے۔ اختتام لیکچر پر متناسخین کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ کیونکہ آریہ سماج ملتان نے درخواست کر کے پہلے ہی نتراضی فریقین ایک گھنٹہ لیکچر پر جواب و سوال کے لئے مقرر کرا لیا تھا لیکن افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ مردان سماج کے ممبر بالکل اندھیرے میں ہیں۔ انکو اپنے مذہب سے کچھ واقفیت اور نہ اسلام پر اعتراض کرنے کی قابلیت سوائے کلیات لیکھرام کے اور کچھ بھی نہیں جانتے۔ تناسخ پر لیکچر۔ اور اعتراض روح و مادہ کی پیدائش پر۔ کہ روح کس طرح بنی مادہ کہاں سے آیا۔ آخر لاچار ہو کر جناب صدر جلسہ نواب صاحب ممدوح نے ان سے کہا کہ تم بالکل بےعلم ہو۔ کیوں وقت ضائع کرتے ہو۔ کسی اپنے واقفکار پنڈت کو بلا کر پیش کرو۔ تاکہ سامعین کو بھی فائدہ ہو۔ بہرحال یہ لیکچر رات کے ۱۱ بجے کے قریب ختم ہوا اور عالیجناب نواب صاحب کو اس دن کئی گھنٹے جلسہ گاہ میں صرف کرنے پڑے۔ جو جناب موصوف نے نہایت فراخدلی اور وسیع الخیالی سے گوارا فرما کر احمدیہ جماعت کو اپنا گرویدہ اور ممنون فرمایا۔ اور آپ نے نہ صرف اپنا وقت ہی دیا۔ بلکہ جلسہ گاہ کے لئے اپنا قیمتی شامیانہ بھی عطا فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر جلسہ گاہ کے لئے کوئی مکان نہ ہو تو میرے مکان پر جلسہ کر لیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

## دوسرے دن کی کارروائی

۵ اکتوبر کو تین اجلاس ہوئے جسمیں بعد دوپہر کے اجلاس اور رات کے اجلاس میں مردان کے معزز رئیس جنکا اسم گرامی میں اسوقت بھول گیا ہوں جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں آپ کا کافیل ہیں۔ نہایت وجیہ اور ذیعلم بزرگ ہیں۔ باتفاق رائے صدر جلسہ ہوئے۔ آپکی زیر صدارت مکرمی مولوی عمرالدین صاحب نے ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔ اور رات کو مکرمی ایڈیٹر صاحب لوز کی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جو سکھ صاحبان کی مستند کتب میں موجود ہے۔ تقریر ہوئی اور آخر میں خاکسار ایڈیٹر فاروق کی "آریہ دھرم عالمگیر مذہب نہیں"۔ پر تقریر ہو کر جلسہ نہایت کامیابی سے انجام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

جناب میاں صاحب جن کا ذکر اوپر کیا۔ جو صدر جلسہ تھے۔ نہایت وسیع الاخلاق اور دینی علوم سے خوب ماہر اور خوش تقریر باثر شخصیت کے بزرگ ہیں۔ آپ نے نہایت عالمانہ طرز پر افتتاحی تقریر ہر دو اجلاس میں فرمائی۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

## جماعت مردان

خدا کے فضل سے مردان کی جماعت ایک منتظم جماعت ہے۔ اخویم میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت مردان نہایت سنجیدہ اور فہمیدہ تجربہ کار بارسوخ ذی اثر امیر ہیں۔ آپ کے تمام خاندان کو سلسلہ احمدیہ کی شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ دوران جلسہ میں میاں صاحب ممدوح کی لڑکی جو ابھی پانچ چھ روز ہوئے پیدا ہوئی تھی فوت ہو گئی۔ آپ نے جس استقلال کا نمونہ اس موقعہ پر دکھایا وہ قابل رشک ہے۔ کہ آپ جلسہ گاہ سے ایک منٹ کے لئے غیر حاضر نہیں ہوئے۔ اور لڑکی مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے لئے آپ نے احباب کو بھی جلسہ سے جانے کی تکلیف نہیں دی۔ بلکہ کسی کو خبر بھی نہ ہونے دی اور بالا بالا ہی تجہیز و تکفین کا انتظام کر کے معصومہ مرحومہ کو دفن کرا دیا۔ اور اسی غم و اندوہ کی حالت میں آپ کے اہل بیت سلمہا اللہ تعالےٰ نے بھی وہ صبر و شکر کا نمونہ دکھایا جس کی جزا خدا کے ہی پاس ہے۔ کہ آپ بعد فراغت از کفن و دفن مرحومہ فوراً ان مستورات میں آکر شامل ہو گئیں۔ جو جلسہ گاہ میں تقریریں سننے کے واسطے آئی ہوئی تھیں جن کی نشست کا باپردہ مکان ملحقہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ میاں صاحب اور مرحومہ کی والدہ کو اسکا اجر عظیم عطا فرما کر دارین کی برکات سے متمتع فرما دے۔ اور مرحومہ کا نعم البدل بخشے۔ آمین۔ قرب و جوار سے بھی احباب شریک جلسہ ہوئے۔ اسماعیلہ سے خانزادہ امیر اللہ خانصاحب۔ معیار سے خان ملک محمود خانصاحب مالاکنڈ سے بابو قمرالدین صاحب۔ چارسدہ سے بابو محمد حسین صاحب مرب اور سیر شیوہ سے بابو محمد نصراللہ خان صاحب سب اوورسیئر نہر۔ نوشہرہ سے بابو شیخ محمد اللہ خانصاحب امیر جماعت نوشہرہ و بابو رحمت اللہ صاحب اور بابو محمد الطاف خانصاحب۔ پشاور سے مولوی فخرالدین صاحب اور انکے خلف اکبر مولوی محمد اسحٰق صاحب۔ جن کے فصیح اور دلکش مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پشاور اور مردان میں ہوئے۔ چودھری مشتاق احمد صاحب۔ بابو عبدالکریم صاحب اور بھی چند دیگر احباب تشریف لائے۔ جماعت مردان کے تمام احباب نے جس اخلاص اور محبت سے ہماری اور تمام بیرونی مہمانوں کی مہمان نوازی کی وہ نہایت ہی شکریہ کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کی جزاء نیک دارین میں عطا فرمائے۔ آمین۔ احمدیہ مسجد مردان بھی بہت بڑی مسجد ہے۔ خدا اس کی تکمیل جلد کرا دے اور نہایت عمدہ موقع پر واقعہ ہے۔ مرزا شریف احمد صاحب وہاں کی جماعت میں نہایت مخلص احمدی